539

Regd. No. L. 5252

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل ربوہ

روزنامہ

خطبہ نمبر ۲۲

فی پرچہ

۱۷ شوال ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۴/۹	۹ احسان ۱۳۳۴ ہش ٭ ۹ جون ۱۹۵۵ء	نمبر ۱۳۷

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

حضور ایدہ اللہ کی صحت بفضلہ تعالیٰ روبہ ترقی ہے

ربوہ ۸ جون سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق پرائیویٹ سیکرٹری مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ نے زیورچ سے جو اطلاع بذریعہ تار ارسال کی ہے اس کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

زیورچ (سوئٹزرلینڈ) ۷ جون بوقت گیارہ بجے شب

حضور ایدہ اللہ کی صحت بفضلہ تعالیٰ روبہ ترقی ہے آج یہاں کے اخبار Nue Zuricher Zeitung کے ایڈیٹر ڈاکٹر سٹریف (Dr. Streiff) حضور سے ملاقات کے لئے تشریف لائے۔ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ کو جلد صحت کامل عطا فرمائے۔ مشتاق احمد باجوہ پرائیویٹ سیکرٹری

احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

مغربی جرمنی کے چانسلر ڈاکٹر اڈینوائر کو روس آنے کی دعوت

جرمنی کو غیر جانبدار بنانے کی ایک اور منظم کوشش

ماسکو ۸ جون۔ حکومت روس نے تجارتی مسئلوں اور سفارتی تعلقات قائم کرنے کے متعلق بات چیت کرنے کے لئے مغربی جرمنی کے چانسلر ڈاکٹر اڈینوائر کو ماسکو آنے کی دعوت دی ہے۔ یہ دعوت ایک مراسلے کی شکل میں دی گئی ہے جو پیرس میں روس کے سفیر نے کل مغربی جرمنی کے سفیر کے حوالے کیا ہے۔ مراسلے میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ بین الاقوامی کشیدگی دور کرنے کے لئے روس اور مغربی جرمنی میں سفارتی تعلقات جلد بحال ہونے چاہئیں نیز کہا ہے کہ آجکل بعض ممالک دنیا کی مختلف قوموں کو ایک دوسرے کے خلاف صف آرا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اگر وہ اپنی کوششوں میں کامیاب ہو گئے۔ تو اس کا نتیجہ تیسری عالمگیر جنگ کی صورت میں ظاہر ہوئے بغیر نہ رہے گا۔

مراسلے میں مزید لکھا ہے کہ گذشتہ جنگوں میں جن دو ملکوں کو سب سے زیادہ نقصان اٹھانا پڑا ہے۔ وہ روس اور جرمنی ہی ہیں۔ آئندہ باہمی تعاون سے یہ دونوں ملک تیسری جنگ کے خطرے کو ٹالنے میں دنیا کی بہت کچھ خدمت کر سکتے ہیں اس طرح تجارتی تعلقات کے بحال ہونے سے دونوں ملکوں کو یکساں طور پر بہت فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ بون میں مغربی جرمنی کے حکام اس دعوت نامے پر غور کر رہے ہیں لیکن ڈاکٹر اڈینوائر نے اس پر تبصرہ کرنے سے معذوری ظاہر کی۔ وہ چند دن میں امریکہ کے مختصر دورے پر روانہ ہونے والے ہیں۔ راستے میں وہ لندن میں کچھ وقت قیام کر کے برطانوی وزیر اعظم مسٹر انتھونی ایڈن سے تبادلہ خیالات کریں گے۔ برطانیہ کے سیاسی حلقوں نے اس دعوت نامے پر تبصرہ کرتے ہوئے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ یہ روس کی طرف سے جرمنی کو غیر جانبدار بنانے کی ایک اور منظم کوشش ہے۔

تاریخ بڑھا دی گئی

کراچی ۸ جون معلوم ہوا ہے مسلم لیگ مرکزی پارلیمانی بورڈ کے چیئرمین مسٹر محمد علی کے بورڈ کے سیکرٹری مسٹر ... سے کہا ہے کہ مسلم لیگ ٹکٹوں کے لئے درخواستیں وصول کرنے کی آخری تاریخ ۱۰ جون تک بڑھا دی جائے۔

ایران کو شامل ہونے کا مشورہ

استنبول ۸ جون ترکی کے نائب وزیر اعظم نے کہا ہے کہ مشرق وسطیٰ کے کچھ علاقوں میں دفاعی انتظامات مکمل نہیں ہیں آپ نے کہا کہ ایران کو ترکی پاکستان اور عراق کے دفاعی معاہدے میں شامل ہو جانا چاہیئے۔

دمشق ۸ جون۔ شام کی حکومت نے اسرائیل سے مصالحت کرانے کے سلسلے میں برما کی پیشکش مسترد کر دی ہے۔

برطانیہ میں ریلوے کے ہڑتالی ملازموں نے تصفیہ کیلئے ۵ نکاتی تجویز منظور کر لی

لندن ۸ جون۔ برطانیہ میں ریلوے کے ہڑتالی ملازمین نے اپنے مطالبات کا تصفیہ کرانے کے لئے ایک ۵ نکاتی تجویز منظور کر لی ہے۔ یہ تجویز برطانیہ کی ٹریڈ یونین کانگریس نے پیش کی ہے۔ ریلوے ملازمین نے تنخواہوں میں اضافہ کرنے کے لئے گذشتہ ڈیڑھ ہفتہ سے ہڑتال کر رکھی ہے۔ اور حکومت کی جانب سے تصفیہ کی اب تک جتنی کوششیں بھی کی گئی ہیں۔ وہ ناکام رہی ہیں توقع ظاہر کی جا رہی ہے کہ اس پانچ نکاتی تجویز کے تحت بالآخر تصفیہ کی کوئی صورت نکل آئے۔ اور یہ ہڑتال جس کی وجہ سے برطانیہ کی موجودہ خوشحالی کو زبردست خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔ ختم ہو جائے۔

اقوام متحدہ سے مداخلت کی اپیل

قاہرہ ۸ جون۔ عرب لیگ نے الجزائر میں امن کی بحالی کے لئے اقوام متحدہ سے فوری مداخلت کی درخواست کی ہے اس سلسلے میں لیگ کے سیکرٹری جنرل نے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کو ایک تار بھیجا ہے۔

شامی وفد روس جائے گا

دمشق ۸ جون۔ شام کی تعلقات امور خارجہ کی کمیٹی نے اس امر کا اعلان کیا ہے کہ شام کا ایک پارلیمانی وفد حکومت روس کی دعوت پر ۱۰ جولائی کو روس جائیگا وفد میں ۱۲ ارکان شامل ہوں گے۔ یہ وفد سوویٹ یونین کا دورہ کرے گا۔

پنڈت نہرو ماسکو پہنچ گئے

ماسکو ۸ جون۔ ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو دو ہفتہ کے سرکاری دورے پر کل ماسکو پہنچ گئے

حمید اختر صاحب کیلئے دعا کی درخواست

لندن سے آمدہ اطلاع سے ظاہر ہے کہ ناظر اعلیٰ میاں غلام محمد صاحب اختر کے صاحبزادے حمید اختر صاحب تا حال ہسپتال میں زیر علاج ہیں ۱۵ جون کو ان کا دوسرا اپریشن ہوگا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد صحت کامل عطا فرمائے۔ تاکہ وہ تعلیم خاطر خواہ طریق پر جاری رکھ سکیں۔ اور تعلیم ... اور کامیابی و کامرانی کے ساتھ اپنے وطن واپس لوٹیں۔ آمین

افغانستان میں ایک شنواری ملک گرفتار

کابل ۸ جون۔ حکومت افغانستان نے لنڈی کوتل کے ایک مشہور شنواری ملک کو گرفتار کر لیا ہے۔ ان پر الزام یہ ہے کہ وہ سزا کے بغیر پاکستان واپس چلے گئے

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۹ رجون ۱۹۵۵ء

رواداری کی روح

۶ جون ۱۹۵۵ء کے "مغربی پاکستان" میں مندرجہ ذیل نوٹ شائع ہوا ہے:-

"ایک نبی، ایک قبلہ، ایک قرآن اور ایک خدا پر ایمان رکھنے والوں کو ایک دوسرے کا دشمن نہیں ہونا چاہیئے لیکن اس کا کیا علاج کہ اپنا اپنا اُلّو سیدھا کرنے والے قُل اعوذیئے اس ناقابل شکست وحدت کو بھی کمزور کر دینے کی کوئی نہ کوئی تجویز نکال لیتے ہیں اور کچھ نہیں تو شیعہ سنیوں ہی کی معرکہ آرائی سہی۔

ابھی پچھلے دنوں نارووال کے مقام پر ایک ہنگامہ کھڑا ہو گیا تھا۔ اب خبر آئی ہے کہ ڈیرہ غازیخان کے ایک چھوٹے سے قصبہ فاضل پور میں ایک فقہ کے مولوی نے دوسرے فرقے کے خلاف دل آزار وعظ کیا۔ اس کے جواب میں دوسرے فرقے کے مولوی نے اپنی روٹیوں کی حفاظت کے لئے اس سے زیادہ دل آزار وعظ فرما دیا۔ نتیجہ یہ کہ دونوں فرقے ایک دوسرے سے تن گئے ہیں۔ مولویت کا یہ قابل نفرت ادارہ جو نہ جانے کہاں سے اسلام جیسے ترقی پسند مذہب میں داخل ہو گیا ہے ہر قدم پر مسلمانوں کی شکست اور تباہی کی وجہ بنا ہے اور بن رہا ہے۔ جب تک یہ ادارہ سختی کے ساتھ ختم نہیں کر دیا جائے گا اس وقت تک نارووال اور فاضل پور کے ہنگامے جنم لیتے رہیں گے۔

کیا مولوی صاحبان کا خود اپنا کوئی ضمیر نہیں ہے کہ وہ پچھلی تیرہ صدیوں کے عمل پر نظر ڈال کر شرمائیں اور اس ادارے کو اپنے ہاتھ سے ختم کر کے امت محمدیہ پر احسان فرمائیں۔ اور اگر یہ نہیں تو عوام کیوں نہیں بیدار ہوتے اور کیوں یہ نہیں سوچتے کہ مولوی اپنی روٹیوں کی حفاظت کے لئے اسلامی وحدت پارہ پارہ کر رہا ہے۔ ورنہ ایک وحدت کسی بھی اختلاف کے لئے کوئی راستہ کھلا نہیں چھوڑتی۔"

اس پر مزید کچھ کہنے کی ضرورت نہیں البتہ عوام اور حکومت دونوں کی اس معاملہ کی طرف توجہ ہونی چاہیئے۔ حکومت کا یہ فرض ہے کہ وہ عوام میں رواداری کی روح بیدار کرنے کے لئے کوئی مؤثر ذرائع سوچے اور جہاں تک ہو سکے مذہبی مذاکرات کو خطرناک صورت اختیار نہ کرنے دے۔ خاص کر ایسے مقررین کو جن کا کام مختلف خیال کے مسلمانوں کے درمیان صرف آگ بھڑکانا اور انہیں فساد پر آمادہ کرنا ہو اُن پر پابندیاں عاید کرے۔

جیسا کہ "مغربی پاکستان" نے لکھا ہے حقیقت ہے کہ "مولویت کا ادارہ ہر قدم پر مسلمانوں کی شکست اور تباہی کی وجہ بنا ہے اور بن رہا ہے" اور ہم اس کی اس رائے کو صحیح سمجھتے ہیں کہ جب تک یہ ادارہ سختی سے ختم نہیں کر دیا جائے گا اُس وقت تک نارووال اور فاضل پور کے ہنگامے جنم لیتے رہیں گے۔"

اسلام اختلاف رائے اور اختلاف عقائد کو لا اکراہ فی الدین کے اصول سے حل کرتا ہے۔ اگر مسلمان اس اصول کی پابندی کریں، تو اسلامی ممالک میں مذہبی فسادات کبھی سر نہیں اٹھا سکتے۔ مگر افسوس ہے کہ علم دین کے دعویداروں کا ایک طبقہ شروع ہی سے اسلام میں ایسا گھسا چلا آیا ہے کہ وہ اپنے اعتقادات کو بزور ٹھونسنا جائز سمجھتا ہے اور ذرا ذرا سی بات پر دوسروں پر نہ صرف کفر و الحاد بلکہ مرتد و واجب القتل ہونے کے بھی فتوے نہایت بے پرواہی سے دیتا ہے اور یہ نہیں سوچتا کہ اس کا اثر ملکی امن پر نہایت بُرا پڑے گا۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ہر انسان اپنے اعتقاد پر پختہ رہنے کا حق رکھتا ہے ذاتی اعتقاد رکھنے کی حد تک خطرہ کی بات نہیں لیکن جب خدائی فوجدار بن کر اپنے اعتقاد کو دوسروں پر بالجبر ٹھونسنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ تو یہی خطرناک بن جاتا ہے مسلمانوں میں اس کا آغاز حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وقت عبداللہ بن سبا یہودی الاصل منافق کی چالبازیوں سے ہوا اور پھر خوارج نے اس کو اپنا کر ہمیشہ کے لئے اسے اسلام کے سر پر ایک خطرہ کی صورت میں کھڑا کر دیا جس کی حقیقت اسی طرح ہے کہ اسلامی تاریخ کے ہر عہد میں ایسے لوگ پیدا ہوتے رہے ہیں جو اپنے اعتقادات دوسروں پر بالجبر ٹھونسنا اپنا مذہبی فرض سمجھتے رہے ہیں۔

یورپ کے عہد ظلمت میں عیسائیت پر بھی یہ دور بُری طرح آ چکا ہے۔ ہر فرقہ کے پادری اپنے آپ کو خدائی فوجدار سمجھ کر اپنے سے مختلف عقائد رکھنے والے کو بالجبر اپنے عقائد پر لانا ان پر

انسان سمجھتے تھے اور اس کی موت کو اس رحمت قرار دیتے تھے۔

حیرت ناک امر یہ ہے کہ جب یورپ مسلمانوں کے ساتھ دوچار ہوا تو بعض مسلمانوں کی رواداری سے متاثر ہو کر اس تعصب کو دور کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ جو عیسائی فرقوں میں موجود ہو گیا تھا۔ مگر یہ مرض خود مسلمانوں میں بڑھتا ہی گیا اور آخر اس حد تک پہنچ گیا ہے جس کا ذکر "مغربی پاکستان" نے کیا ہے۔ اور افسوس ہے کہ یہ مرض ابھی بڑھتا ہی چلا جاتا ہے اور ایسے ایسے دینی لیڈر کہلانے والے آئے دن پیدا ہوتے رہتے ہیں جو اسے خالص اسلامی نظریہ کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ العجب!

یہ ایک نہایت خطرناک مرض ہے۔ مسلمانوں کو چاہیئے کہ جتنی جلدی ہو سکے اس سے نجات حاصل کریں۔ اس کا ایک علاج یہ ہے کہ قرآن کریم کی ان آیات کو عام کیا جائے جن میں غیر مذاہب والوں سے رواداری اور ہر ایک کو اپنے اپنے عقائد میں آزادی کی تعلیم دی گئی ہے۔ افسوس یہ ہے کہ بعض لوگوں نے ان آیات کو یا تو منسوخ قرار دے دیا ہے اور یا ان کے ایسے معنی کئے جاتے ہیں جن سے ان کی خوبی ختم ہو جاتی ہے۔ اس ضمن میں فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت کے فاضل ججوں نے جو کچھ فرمایا ہے وہ ہر ذی فہم اور درد مند مسلمان کے لئے سامانِ فکر پیش کرتا ہے۔ فرماتے ہیں:-

"ہم اس مباحثے کے مالہٗ و ماعلیہ پر اپنی رائے ظاہر نہیں کر سکتے لیکن یہ بتا دینا ضروری ہے کہ مختصر انسائیکلوپیڈیا آف اسلام کے مقالے سے اور بعض دوسری پیش شدہ تحریرات سے جن میں مولانا ابوالاعلیٰ مودودی اور مولانا شبیر احمد عثمانی کی کتابیں بھی شامل ہیں، عقیدۂ جہاد کے متعلق جو کچھ معلوم ہوا اس کا نتیجہ یہی نکلے گا کہ اسلام اسلحہ اور فتوحات کے زور سے پھیلا ہے۔ اب جارحیت اور نسل کشی انسانیت کے خلاف جرائم قرار پا چکے ہیں۔ اور انہی جرائم کی بنا پر نیورمبرگ اور ٹوکیو کی مختلف بین الاقوامی عدالتوں نے جرمنی اور جاپان کے ارباب جنگ کو موت کی سزائیں دی ہیں۔ ایک طرف جارحیت اور نسل کشی کے جرائم ہیں اور دوسری طرف یہ عقیدہ ہے کہ اسلام بزور شمشیر اور بزور فتوحات پھیلا ہے ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ ان دونوں میں فرق کیا ہے۔ نسل کشی کے متعلق عنقریب ایک بین الاقوامی میثاق مرتب ہونے والا ہے لیکن اگر جہاد کا وہ نظریہ درست ہے جو ہمارے سامنے پیش کیا گیا ہے تو پاکستان اس میثاق میں ہرگز حصہ نہیں لے سکتا۔ قرآن کی مندرجہ ذیل آیات میں وہ بلند ترین اور پاکیزہ اصول پیش کیا گیا ہے جس کا دھندلا سا تصور اب کہیں جا کر بین الاقوامی قانون دانوں کو نظر آنے لگا ہے لیکن ہم برابر یہی تلقین کر رہے ہیں کہ جارحیت اسلام کی سب سے بڑی خصوصیت ہے۔" (رپورٹ تحقیقاتی عدالت ص ۲۴۳)

زندہ

جب آفتاب صبح کو تابندہ ہو گیا
ہر تارہ اپنے آپ میں شرمندہ ہو گیا

اب خضر کیا کروں ترے آب حیات کو
جب اک دمِ مسیح سے میں زندہ ہو گیا

مُردہ تھا جب تو مُردہ تھا صدیوں سے میں پڑا
زندہ ہوا تو زندہ پائندہ ہو گیا

مٹتا نہیں ہے نُور کبھی "آفتاب" کا
شب آئی "ماہتاب" نمائندہ ہو گیا

تنویر کمخواب صداقت کی ریس میں
ہر بے شعور کذب کا باقندہ ہو گیا

خطبہ جمعہ

یاد رکھو جھوٹ ایک کیڑا ہے جو قوم کے برگ و بار کو کھا جاتا اور اسے بڑھنے نہیں دیتا

جماعت احمدیہ سچائی کو اپنا شیوہ بنالے

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے جو خطبہ ۲۶ مارچ ۱۹۲۶ء بمقام ناصرآباد سندھ فرمایا تھا وہ دوبارہ افادۂ عام کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

آج میں اختصار کے ساتھ ایک ایسی بات کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ انسانی تربیت کے لئے جس حد تک اخلاق کا تعلق ہے۔ ان میں سے

سچ تبلیغ کے لئے سب سے بڑا حربہ

ہے۔ اگر ہماری جماعت سچ پر کاربند ہو جائے تو ہماری تبلیغ بہت بڑے نتیجہ خیز ہو سکتی ہے۔ اس زمانہ میں جھوٹ اس قدر عام ہو گیا ہے کہ سچی بات کا تلاش کرنا محال ہو گیا ہے مجالس میں علی الاعلان جھوٹ بولا جاتا ہے اور اگر کوئی شخص وہاں سچ بول دے۔ تو ساری مجلس کی فضا بدل جاتی ہے۔ عدالتوں میں لوگ اپنی دوستی اور لالچ کی خاطر خوب جھوٹ بولتے ہیں۔ اور ایسے طور پر بنا بنا کر جھوٹ بولتے ہیں۔ کہ جج کو ان کے جھوٹ کا علم نہ ہو سکے۔ اور جب عدالت سے باہر نکلتے ہیں۔ تو اپنی چالاکی اور ہوشیاری دوسرے لوگوں کے سامنے بیان کرتے ہیں۔ کہ ہم نے جج کو یوں دھوکا دیا۔ ہم نے اس طرح بات کو بدلا کر بیان کیا۔ گویا دوسرے لفظوں میں وہ اس بات کا اعلان کرتے ہیں۔ کہ ہم ایسے اچھے جھوٹے ہیں۔ کہ ہمارے جھوٹ کا جج کو بھی پتہ نہیں لگ سکتا۔ جج عالم الغیب تو ہوتا نہیں۔ کہ اس کو گواہوں کے سچے یا جھوٹے ہونے کا علم ہو جائے۔ اس نے تو گواہوں کی شہادتوں کے مطابق ہی فیصلہ کرنا ہوتا ہے۔

ایک بزرگ کے متعلق واقعہ

آتا ہے۔ کہ انہیں اسلامی حکومت کی طرف سے ساری مملکت کا قاضی القضاۃ مقرر کیا گیا۔ یہ اتنا بڑا عہدہ ہے۔ کہ بعض باتوں میں بادشاہ کو بھی اس کے حکم کے ماتحت چلنا پڑتا ہے۔ کیونکہ دین کے معاملہ میں جو حکم قاضی القضاۃ کی طرف سے جاری کیا جائے۔ بادشاہ پر بھی اسکی فرمانبرداری لازمی ہوتی ہے۔ اور اگر کسی شخص کو بادشاہ کے خلاف کوئی شکایت ہو۔ تو وہ قاضی القضاۃ کے پاس اس کی شکایت کر سکتا ہے۔ اور بادشاہ کو اس کی جواب دہی کے لئے قاضی القضاۃ کے سامنے پیش ہونا پڑتا ہے۔ چونکہ اب بے دینی عام ہو گئی ہے۔ اس لئے اب لوگوں کو اپنے عہدوں کی ذمہ داریوں کا احساس پورے طور پر نہیں رہا۔ اور اگر کسی شخص کو کوئی دنیوی عہدہ ملے تو وہ خوشی کے مارے پھولا نہیں سماتا۔ اور وہ ذمہ داریاں جو اس پر اس عہدہ کی وجہ سے عائد ہوتی ہیں۔ وہ اس کی نظر سے اوجھل رہتی ہیں۔ اور اگر اسے وہ عہدہ نہ ملے۔ تو تاسف اور رنج اس کی طبیعت کو ایک عرصہ تک پریشان کئے رکھتا ہے۔ جب اس بزرگ کو

قاضی القضاۃ کا عہدہ

دیا گیا۔ تو ان کے دوست انہیں اس بات کا احساس کرانے کے لئے کہ ہم بھی آپ کی خوشی میں شامل ہیں۔ ان کے گھر پر مبارک دینے کے لئے آئے۔ جب وہ ان کے مکان پر پہنچے تو دیکھا کہ وہ بچوں کی طرح زار و قطار رو رہے ہیں۔ ان کے دوستوں نے انہیں اس طرح روتے دیکھا۔ تو پوچھا کہ کیا کوئی حادثہ ہو گیا ہے۔ جس کی وجہ سے آپ اس طرح چیخیں مار رہے ہیں اور ساتھ ہی کہا ہم نے تو کوئی ایسا المناک واقعہ نہیں سنا ہم تو آپ کے قاضی القضاۃ ہونے کی خبر سنکر آپ کو مبارک دینے کے لئے آئے ہیں۔ اپنے دوستوں کی یہ بات سنکر انہوں نے پھر زور زور سے رونا شروع کر دیا۔ اور کہنے لگے۔ یہ مبارک دینے کا موقع ہے یا افسوس کرنے کا۔ جس کو آپ لوگ خوشی کا موقع سمجھتے ہیں۔ اسی کو تو میں رو رہا ہوں۔ یہ

رونے کی بات نہیں

تو اور کیا ہے۔ میں عدالت میں بیٹھا ہوں گا ایک شخص مدعی ہونے کی حیثیت سے میرے سامنے آئے گا اور کہے گا کہ ایک سال ہوا مجھ سے فلاں شخص نے اتنا روپیہ قرض لیا تھا اور اب واپس نہیں دیتا اور جو شخص مدعا علیہ ہونے کی حیثیت سے میرے سامنے آئیگا وہ کہے گا میں نے تو روپیہ لیا ہی نہیں یا کہہ دے گا کہ لیا تو تھا لیکن واپس کر چکا ہوں۔ اب مدعی کو بھی علم ہے کہ سچ کیا ہے اور مدعا علیہ کو بھی علم ہے کہ سچ کیا ہے لیکن مجھے ایک تیسرے شخص کو اس بات کیلئے مقرر کیا گیا ہے کہ معلوم کروں کہ سچ کیا ہے۔ حالانکہ مجھے معلوم نہیں کہ کون جھوٹ بول رہا ہے اور کون سچ کہہ رہا ہے روز رانہ لگا ہے۔

اندھا عدالت کی کرسی پر

اس لئے بیٹھے گا کہ وہ دو سجا کھوں کے درمیان فیصلہ کرے میں اس لئے رو رہا ہوں کہ جو مجھ سے غلط فیصلے ہوں گے ان کے متعلق قیامت کے دن خدا تعالیٰ کے حضور کیا جواب دونگا بہرحال اس زمانہ میں تو عدالتوں میں

سچ بالکل ہی مفقود ہو چکا ہے

مدعی اور مدعا علیہ دونوں خوب دل کھول کر جھوٹ بولتے ہیں اور بعض لوگ تو بغیر کسی خطرہ کے اور بغیر کسی وجہ کے بے تحاشا جھوٹ بولتے چلے جاتے ہیں اور جھوٹ بولنا ان کی عادت ثانیہ ہو چکا ہے۔ میرے خیال میں ہماری جماعت بھی ابھی سچائی کے اس اعلیٰ مقام پر کھڑی نہیں ہوئی۔ جس پر اسے کھڑا ہونا چاہیئے تھا۔ اور ابھی ہمارے تمام افراد میں

سو فیصدی سچ بولنے کی عادت

پیدا نہیں ہوئی۔ کل ہی ہماری اسٹیٹوں کے مینیجروں کا اجلاس ہوا جس میں اسٹیٹوں کی ترقی کیلئے تجاویز سوچنا مدنظر تھا۔ کچھ عرصہ ہوا محکمہ زراعت نے یہ تجویز پیش کی تھی کہ اگر ایک ایکڑ کے آٹھ حصے کر دیئے جائیں اور انہیں علیحدہ علیحدہ طور پر پانی لگایا جائے تو بہت کم پانی خرچ ہوتا ہے اور اس طرح زیادہ زمین کاشت کی جا سکتی ہے۔ میں نے اس تجویز پر عمل کرنے کی

مینیجروں کو ہدایت

کی تھی۔ کہ پہلے سال ایکڑ کے دو حصے کر لو۔ پھر اگلے سال تک کم سے کم تین حصے کر لینا۔ کل میں نے پوچھا کہ اس تجویز پر کہاں تک عمل ہو چکا ہے۔ تو مجھے جواب دیا گیا کہ اس سال سو فیصدی اس پر عمل ہو چکا ہے۔ میں نے کہا جب اس پر سو فیصدی عمل ہو چکا ہے۔ تو پھر کیا بات ہے۔ کہ پانی نہیں پہنچا۔ اور کاشت میں بھی اضافہ نہیں ہوا۔ اور پیداوار پہلے کی نسبت کم ہے حالانکہ پہلے ہم اسی پانی سے ایک ہزار ایکڑ کاشت کرتے تھے۔ پھر ہم نے کہا کہ اگر تھوڑا سا رقبہ کم کر دیا جائے تو پیداوار بڑھ جائے گی۔ اور ہم نے ہزار کی بجائے نو سو ایکڑ زمین کاشت کی۔ اور اب ہوتے ہوتے چھ سات سو ایکڑ رہ گئی ہے۔ لیکن اسکے باوجود پیداوار نہیں بڑھی۔ اس کا سبب کیا ہے۔ پتہ لگا محکمہ زراعت والے جھوٹ بکتے ہیں۔ پھر آپ لوگوں نے اس تجویز پر پورے طور پر عمل نہیں کیا۔ محکمہ زراعت والے جو دلیل دیتے ہیں وہ معقول ہے۔ اور ہر انسان سمجھ سکتا ہے کہ اگر ایک ایکڑ کو ایک ہی طرف سے پانی دیا جائے تو پانی زیادہ خرچ ہوگا۔ بہ نسبت اس کے کہ اس کے چار حصے کر کے انہیں علیحدہ علیحدہ رستوں سے پانی دیا جائے میری اس بات کے جواب میں سب نے کہا کہ ہم نے تو ایکڑ کے چار ٹکڑے کر دیئے ہیں۔ لیکن پتہ نہیں۔ کہ پانی کیوں نہیں پہنچا۔ آخر میں نے خود ایک دوسرے سے پوچھا۔ کہ تم بتاؤ کیا وجہ ہے کیوں پانی نہیں پہنچا۔ اور کاشت کیوں زیادہ نہیں ہو رہی تو وہ کہنے لگا۔ کہ یہ تو ٹھیک ہے۔ کہ

ایک ایکڑ کے چار ٹکڑے

کر سکتے ہیں۔ لیکن پانی ایک ہی منہ دیا جاتا ہے۔ میرا چاروں ٹکڑوں کے متعلق پوچھنے سے بھی مقصد یہی تھا۔ چاروں حصوں کو الگ الگ پانی دیا جاتا ہے۔ اللہ کی طرف سے لیکن وہ یہ امید ہی یہ کہنے جانتے تھے۔ ہم نے چار ٹکڑے کر دیئے ہیں۔ یہ بات ٹھیک تھی کہ انہوں نے واقعہ میں چار ٹکڑے کر دیئے تھے۔ لیکن پانی ان چاروں کو ایک ہی طرف سے ملتا تھا۔ ان کا یہ کہنا کہ ہم نے چار ٹکڑے کر دیئے ہیں مجھے

دھوکہ دینے کے لئے

تھا۔ کہ میں ان کے ان الفاظ سے دھوکہ کھا جاؤں۔ جب ان کو علم تھا کہ ہم چار ٹکڑے کرنے کی غرض کو پورا نہیں کر رہے۔ تو ان کو چاہیئے تھا۔ کہ وہ صاف کہہ دیتے۔ کہ چار ٹکڑے تو کر دیئے ہیں۔ لیکن ہم پانی ایک ہی جگہ سے دیتے ہیں۔ بس بات ختم ہو جاتی۔ خواہ مخواہ میرے دو گھنٹے ضائع کرا دیئے۔ بات کو دیکھ کر ہم یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ ابھی سوگوں میں بعض ایسے دیک پائے جاتے ہیں۔ جو خیال کرتے ہیں کہ اگر وہ اس قسم کا فقرہ کہیں جس کے لفظ بظاہر سچ ہوں۔ مگر مفہوم جھوٹا ہو۔ تو وہ اس میں حرج نہیں سمجھتے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو یہ دعوے کرتے ہیں۔ کہ ہم سچائی کو دنیا میں قائم کریں گے۔ مجھے ان کی اس بات سے

سخت تکلیف

ہوتی ہے۔ مومن کا کام ہے۔ کہ جو بات اس سے پوچھی جائے۔ اسے صاف طور پر بیان کر دے۔ اگر پوچھنے والا کسی نتیجہ پر پہنچ سکے لیکن آج کل حالت یہ ہے۔ کہ عوام کے نزدیک اس قسم کا جھوٹ جھوٹ سمجھا ہی نہیں جاتا۔ اور سچ بولنے کی وجہ سے جو شرمندگی اور ندامت اٹھانی پڑتی ہے۔ اس کو برداشت کرنے کے لئے لوگ تیار ہی نہیں ہوتے۔

جھوٹ بول کر سرخرو ہونے کی کوشش

کرتے ہیں۔ مجھے ایسا ایک واقعہ یاد آگیا۔ گو ہے تو وہ شرم کا مگر شریعت نے ایسی باتوں کو بیان کرنا ہی پڑتا ہے۔ ایک دفعہ نماز میں میری ہوا خارج ہو گئی۔ اور میں نماز چھوڑ کر وضو کرنے کے لئے چلا گیا۔ جب میں وضو کر کے آیا تو ایک شخص آگے بڑھ کر مجھے کہنے لگا۔ سبحان اللہ آپ نے کمال جرأت دکھائی۔ اس کا یہ مطلب تھا کہ میں بے وضو ہی نماز پڑھاتا رہتا معلوم ہوتا ہے کہ وہ خود وضو کے ٹوٹ جانے پر بے وضو ہی پڑھ لیتا ہوگا تا کہ لوگ یہ نہ کہیں۔ کہ اس کا وضو ٹوٹ گیا ہے۔ پس آج لوگ ذرا سی شرمندگی برداشت کرنے کو تیار

نہیں ہوتے۔ اور میں بتا دینا چاہتا ہوں کہ جس وقت تک ہماری جماعت

ہر رنگ میں اچھا نمونہ

قائم نہیں کرتی۔ اس وقت تک کوئی بڑی تبدیلی پیدا کرنا ایک مشکل امر ہے۔ اگر ہمارے کارکن سچائی کے پابند ہو جائیں۔ تو ہمیں معاملات کی حقیقت سمجھنے میں وہ مشکلات پیش نہ آئیں۔ جو اب ہمیں پیش آتی ہیں۔ میں قریباً ڈیڑھ گھنٹہ ضائع کر کے اس نتیجہ پر پہنچا۔ کہ انہوں نے ایک ایکڑ کے چار حصے تو کر دیئے ہیں۔ مگر پانی ایک راستہ سے ہی دیتے ہیں اور جن لوگوں نے یہ میرا وقت ضائع کیا اور

سچ نما جھوٹ

بولنے کی کوشش کی۔ وہ قریباً سارے واقف زندگی ہیں۔ جو اور بھی قابل افسوس امر ہے۔ جھوٹی عزت کی خاطر انہوں نے میرے سامنے جھوٹ بول دیا۔ چونکہ سچ کا قیام میرے نزدیک

نہایت ہی ضروری چیز

ہے۔ اس لئے جب تک میرے ساتھ معاملہ ہے۔ چاہے میرا کوئی بڑے سے بڑا قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو۔ اگر اس کا بھی جھوٹ ثابت ہو جائے۔ تو میں اس کے جھوٹ کو بھی نہیں چھپاؤں گا۔ اسے کھلے بندوں اس کی غلطی کی طرف متوجہ کروں گا۔ تا اسے اپنی

اصلاح کی فکر

ہو۔ اگر میں ان کے جھوٹ کو ظاہر نہ کروں تو آئندہ ایسے آدمیوں کو جھوٹ پر زیادہ جرأت ہو جاتی ہے۔ اور وہ یہ سمجھتے ہیں۔ کہ ہمارے جھوٹ کا کسی کو پتہ نہیں لگ سکتا۔ اگر ان کا جھوٹ ظاہر کر دیا جائے۔ تو انہیں اپنی اصلاح کی فکر لاحق ہو جاتی ہے۔ سچائی تو انسانی اخلاق میں سے ایک بنیادی چیز ہے۔ اور جو شخص اپنے مکان کی بنیاد ہی ٹیڑھی رکھے۔ اس کی دیوار عمارت کیونکر سیدھی رہ سکتی ہے۔ مجھے حیرت آتی ہے کہ ایک شخص کے والدین اسے بی اے یا ایم اے تک پڑھاتے ہیں۔ اس لئے کہ ان کا بچہ پڑھنے کے بعد تحصیلدار یا ای اے سی یا ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس یا آئی سی ایس بنے گا۔ لیکن وہ

زندگی وقف

کر کے ان تمام امیدوں کے گلے پر چھری پھیر دیتا ہے اور

دین کے لئے ہر قسم کی قربانی

کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ اور اس بات کا اقرار کرتا ہے کہ خواہ اسے افریقہ بھیجا جائے یا امریکہ بھیجا جائے یا جاوا سماٹرا بھیجا جائے یا چین یا جاپان بھیجا جائے۔ غرض جہاں بھی اسے بھیجا جائے وہ بغیر کسی عذر کے وہاں جائے گا۔ اسے معلوم ہوتا ہے کہ کس طرح اسے حکومتیں تکلیف دیں گی۔ اور کس طرح اسے دوسرے لوگوں کے ہاتھوں تکلیف اٹھانی پڑے گی۔ لیکن وہ ان سب باتوں کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ ان سب باتوں کے باوجود اگر اس کا قدم سچ پر نہ پڑے۔ تو کتنی افسوس کی بات ہے۔ حالانکہ سچائی ایک ایسی چیز ہے۔ جس کی امید ہم ایک عام آدمی سے بھی رکھتے ہیں۔ اور سچائی ہی ایک ایسی چیز ہے جس کے ذریعہ تمام جھگڑے ختم ہو سکتے ہیں۔ لمبے لمبے مقدمات جو مدعی اور مدعا علیہ دونوں کے مال کو گھن کی طرح کھاتے ہیں بہت جلد ختم ہو سکتے ہیں۔ لیکن حالت یہ ہے کہ مدعی بھی سچ میں جھوٹ ملانے کی کوشش کرتا ہے۔ اور مدعا علیہ بھی سچائی کو ایک طرف رکھتے ہوئے اپنی جان بچانے کی کوشش کرتا ہے

سیالکوٹ کا ایک واقعہ

ہے کہ دو فریقوں میں ایک جھگڑا چلا آتا تھا۔ ایک فریق نے دوسرے کو صلح کی دعوت دی اور ان کو اپنے ہاں بلا کر ان میں سے ایک آدمی کو قتل کر دیا۔ ان قتل کرنے والوں میں سے کچھ احمدی تھے اور کچھ غیر احمدی۔ ہماری ہمدردی لازماً مقتول کے وارثوں کے ساتھ تھی۔ اور ہم نے ان کی مدد کرنے کا فیصلہ کر دیا لیکن مقتول کے وارثوں نے چند ایسے آدمیوں کے نام قاتلوں میں لکھوا دیئے جو اس واقعہ کے دن گاؤں میں ہی نہ تھے۔ یا جائے وقوعہ پر نہ تھے۔ محض عداوت اور دشمنی کی بناء پر ان کو اس قتل میں شریک بتایا گیا۔ جب ہم نے دیکھا کہ وہ عداوت کی وجہ سے کچھ ایسے آدمیوں کے نام قاتلوں کی فہرست میں شامل کر رہے ہیں۔ جو بالکل بے گناہ ہیں۔ اور جو اس واقعہ کے وقت وہاں موجود ہی نہ تھے اور صریح غلط بیانی سے کام لے رہے ہیں۔ تو ہماری ہمدردی ان کے ساتھ بھی نہ رہی۔ کیونکہ اگر ایک انسان کو قتل کرنا ظلم ہے۔ تو اسی طرح ایک ایسے شخص کو جس کا اس قتل میں کوئی دخل نہیں اس پر

الزام لگانا بھی تو ویسا ہی ظلم ہے۔ مجھے حیرت آتی ہے کہ لوگوں کو کیا ہوتا جا رہا ہے جب کسی شخص سے اس کے

دوست کے متعلق کوئی شہادت

پوچھو۔ تو وہ شروع کرتے ہی کہنا شروع کر دیگا کہ اصل یوں ہے اور پھر ادھر ادھر کی رطب و یابس جن کا اصل بات سے کوئی تعلق نہیں بیان کرتا چلا جائے گا۔ تا کہ قاضی کا دماغ پراگندہ ہو جائے اور وہ اصل بات تک نہ پہنچ سکے۔ جب پوچھا جائے کہ فلاں شخص فلاں جگہ گیا تھا تو بجائے اس کے کہ جواب یوں کہا جائے کہ ہاں گیا تھا یا نہیں گیا تھا۔ وہ اپنے دوست کو بچانے کے لئے لمبی کہانی شروع کر دے گا کہ اصل بات یوں ہے۔ اور پانچ سات منٹ تک

ایک بے معنی کہانی

سناتا چلا جائے گا تا کہ پانچ سات منٹ میں سننے والے کا دماغ پراگندہ ہو جائے۔ اور اسے اصل بات بھول جائے۔ حالانکہ مومن کا یہ شیوہ ہوتا ہے کہ جب اس سے کوئی بات پوچھی جائے۔ تو وہ سیدھا سادہ جواب دیتا ہے۔ اور حق پوشی اور دروغگوئی کے قریب بھی نہیں جاتا۔ میں ہر سال جب جہاں آتا ہوں تو یہاں کے لوگوں کو اپنے

سوالات پیش کرنے کا موقع

دیتا ہوں۔ لیکن میں نے دیکھا ہے کہ بعض لوگ محض جھوٹی باتیں پیش کرتے ہیں۔ اسی سال محمد آباد کے ایک شخص نے میرے سامنے یہ بات پیش کی کہ مینیجر صاحب نے کپاس کے موقع پر سب فصل کپاس قرض میں لے لی۔ اور پھر گندم کے موقعہ پر گندم بھی قرض میں وصول کر لی۔ ایسا انتظام کیا جائے کہ گندم تو ہمارے کھانے کے لئے رہنے دی جائے۔ میں نے کہا۔ یہ بات تو بالبداہت باطل ہے۔ اگر تمہارا قرضہ ختم ہو چکا ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ مینیجر صاحب تم سے قرضہ کا مطالبہ کریں۔ یہ بات پیش کرنے والا

ایک پنجابی احمدی مزارع

تھا۔ میں نے اسے کہا کہ آخر آپ اتنا قرض کیوں لیتے ہیں جو واپس نہ ہو سکے۔ یہ سلسلہ کا مال ہے۔ اور اس کے نمائندوں کا فرض ہے کہ قرض وصول کریں اگر آپ اپنی پیداوار سے زیادہ قرض لیں گے تو لازماً پیداوار بھی جائیگی۔ اور قرض بھی سر پر کھڑا رہے گا۔ آپ یہ بتائیں کہ جب کپاس مینیجر نے وصول کی تو آپ کے ذمہ کوئی قرض نہ تھا۔ اگر تھا تو لازمی بات ہے کہ اس قرض کو مینیجر گندم کے موقعہ پر وصول کرنے کی کوشش کرے گا۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ آپ کے کھانے کے برابر گندم آپ کے پاس چھوڑ دینی چاہئے تھی۔ بتلایئے آپ کی گندم کتنی ہوئی تھی کتنے آپ کے افراد ہیں۔ اور کتنی مینیجر نے وصول کی انہوں نے بتایا کہ ۸۱ من گندم تھی جس میں سے گھر کے لئے ۲۲ من مینیجر نے وصول کی اور ۵۹ من

چھوڑ دی۔ میں نے کہا آپ کے گھر کا خرچ زیادہ سے زیادہ تیس من ہوگا۔ اور چھوڑی ۹۴ من ہے۔ پھر آپ کو کیا گلہ ہے اس پر وہ خاموش ہو گئے اور افسر نے رجسٹر پیش کر کے کہا کہ ہماری بات بھی سن لی جائے انہوں نے کہا ہے کہ کپاس پر ہم نے ان کی سب کپاس قرض میں وصول کر لی اور ان کے پاس کچھ نہ رہا یہ رجسٹر ہے اس میں دیکھ لیں کہ ان کی کپاس کی قیمت ۲۸۰ روپیہ ہوتی ہے۔ یہ رقم سابق قرض میں ہم نے ان سے وصول کر لی۔ لیکن وصولی کے تیسرے چوتھے دن یہ آکر پھر تین سو روپیہ قرض لے گئے۔ گویا عملاً انہوں نے کپاس پر قرض واپس نہیں کیا بلکہ بیس روپے اور قرض لے گئے۔ میں نے شکایت کنندہ سے پوچھا یہ ٹھیک ہے؟ انہوں نے کہا ہاں یہ ٹھیک ہے۔ اس کے بعد افسر نے کہا۔ باقی رہی گندم سو یہ کہتے ہیں کہ ہم نے ۳۲ من گندم ان سے لے لی۔ تو جیسا کہ آپ نے خود کہا ہے کہ پھر بھی ان کے پاس کافی گندم موجود تھی مگر اس کے علاوہ یہ حقیقت ہے کہ چند دن بعد ہی یہ ۲۰ من گندم پھر قرض لے گئے کہ میرے پاس کھانے کو کچھ نہیں اور چھ سات سو روپیہ جو انہوں نے قرض لیا تھا اس کے مقابل پر ان کی دونوں فصلوں میں سے صرف ۱۲ من گندم وصول ہوئی یعنی کوئی سو روپیہ اس کی بھی شکایت کنندہ نے کھسیانے ہو کر تصدیق کی۔ اس پر میں نے ان سے کہا کہ آپ کا مطلب یہ ہوا کہ آپ سلسلہ سے قرض لیتے جائیں۔ اور وصولی آپ سے بالکل نہ کی جائے گی۔ باوجود اس کے شکایت آپ کو یہ ہے کہ کپاس بھی لے لی اور گندم بھی لے لی۔ حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ کپاس کے موقعہ پر آپ نے کپاس کی قیمت سے زیادہ روپیہ لیا اور گندم کے موقعہ پر صرف ساتواں حصہ گندم کا قرض میں دیا

اب دیکھو یہ احمدی میرے پاس مینیجر صاحب کے ظلم و تعدی کی ایک کہانی بنا کر لایا۔ لیکن حقیقت اس کے بالکل برعکس نکلی۔ کسی انسان کے ساتھ ہمدردی تو اسی وقت پیدا ہوتی ہے جب سننے والے کو یقین ہو۔ کہ وہ شخص سچ بولنے والا ہے۔ اور واقعہ میں اس وقت کسی مصیبت میں مبتلا ہے۔ لیکن جب ایک آدمی کی

ہر بات میں جھوٹ

پایا جائے تو کسی کے دل میں اس کے لئے ہمدردی پیدا نہیں ہو سکتی۔ جب بھی وہ کوئی بات بیان کرے گا۔ سننے والا کہے گا۔ لگتا ہے مجھے دھوکا دینے۔ ایسے حالات پیدا کر کے وہ شخص خود اپنے آپ کو اس قابل بنا لیتا ہے کہ اس سے ہمدردی نہ کی جائے۔ ہمارے ملک میں

ایک قصہ

مشہور ہے کہ ایک لڑکا جنگل میں جانور چرانے جایا کرتا تھا۔ ایک دن اسے یہ شرارت سوجھی کہ گاؤں کے لوگوں سے مذاق کرنا چاہیئے۔ ایک ٹیلے پر چڑھ کر اس نے شور مچانا شروع کیا شیر آیا شیر آیا دوڑیو گاؤں کے لوگ اپنے کام کاج چھوڑ کر اور لٹھ لے کر دوڑے دوڑے وہاں پہنچے۔ مگر وہاں جا کر دیکھا کہ لڑکا کھڑا ہنس رہا ہے۔ اور شیر وغیرہ کا نام و نشان نہیں۔ جب انہوں نے اس سے پوچھا کہ تم نے ایسا کیوں کیا ہے۔ تو وہ کہنے لگا میں تمہارے ساتھ مذاق کر رہا تھا لوگ غصے اور ناراضگی کا اظہار کر کے واپس آ گئے لیکن چند دنوں کے بعد سچ مچ وہاں شیر آ نکلا۔ لڑکے نے شور مچانا شروع کیا شیر آیا شیر آیا دوڑیو لیکن اب گاؤں کے لوگوں کی حالت بالکل اور تھی۔ اب کوئیں پر بیٹھا ہوا شخص حقہ پیتا جا رہا تھا اور کہہ رہا تھا ایک دفعہ تو تم نے ہم کو بے وقوف بنا لیا۔ کیا اب بھی ہم بے وقوف بن سکتے ہیں۔ ایک روئی پیلنے والا شخص روئی پیلتا جا رہا تھا اور ساتھ ساتھ کہتا جا رہا تھا کہ ایک دفعہ تو تم نے دھوکا دے لیا۔ کیا اب بھی ہم تمہارے دھوکے میں آ سکتے ہیں۔ جب رات ہوئی اور وہ لڑکا گھر نہ پہنچا گھر والوں نے تلاش شروع کی آخر ایک جگہ سے اس کی ہڈیاں پڑی ہوئی ملیں۔ معلوم ہوا کہ اس دفعہ واقعہ میں شیر آیا تھا اور بوجہ امداد نہ پہنچنے کے لڑکا اس کے حملہ سے بچ نہیں سکا تھا۔ پس جب

جھوٹ کا ماحول

پیدا ہو جائے۔ تو انسان دھوکا کھا جاتا ہے کہ کہیں یہ شخص مجھے فریب نہ دے رہا ہو۔ انسان کی عادت ہے کہ جب اس کے سامنے ایک کثیر تعداد جھوٹ بولنے والوں کی آئے تو باقی جو سچ بولنے والے ہوں ان کے متعلق بھی اسے شبہ ہو جاتا ہے کہ کہیں یہ بھی جھوٹ نہ بول رہے ہوں۔ فرض کرو میرے پاس دس آدمی آتے ہیں۔ ان میں سے پہلے نو آدمی جھوٹ بولتے ہیں اور دسواں آدمی سچ بولتا ہے لیکن ان پہلے نو آدمیوں کے جھوٹ بولنے کی وجہ سے میری طبیعت پر یہ اثر ہوگا کہ یہ دسواں بھی جھوٹ بول رہا ہے۔ اور اگر اس دسویں آدمی کو واقعہ میں کوئی تکلیف ہے تب بھی تو میں اس کی امداد کرنے کو تیار نہیں ہوں گا۔ کیونکہ میں یہ سمجھوں گا۔ کہ جہاں پہلے نو آدمی مجھے بے وقوف بنانے آئے تھے۔ یہ دسواں بھی مجھے بے وقوف بنانے آیا ہے۔ پس یاد رکھو۔

قوموں کے لئے جھوٹ

ایک کیڑا ہے۔ جو ان کے برگ و بار کو کھا جاتا ہے۔ اور انہیں بڑھنے نہیں دیتا۔ یہاں سب آدمیوں کے سامنے میں نے ان باتوں کا ذکر اس لئے کیا ہے تا تمہیں اپنی اصلاح کی فکر ہو۔ کیونکہ میرے ذکر کرنے کی وجہ سے تم شرمندگی محسوس کرو گے۔ اور آئندہ کوشش کرو گے۔ کہ تمہیں دوبارہ شرمندگی نہ اٹھانی پڑے۔ اور اگر اس دفعہ میں تمہاری چالاکی کو نظر انداز کر دیتا۔ تو آئندہ تمہیں جرأت پیدا ہوتی۔ اور تم اپنی اصلاح کی طرف متوجہ نہ ہوتے۔ یہ قاعدہ ہے کہ جب انسان کو کسی معاملہ میں شرمندہ ہونا پڑے۔ تو

نفس میں مقابلہ کی قوت

پیدا ہو جاتی ہے۔ اور وہ آئندہ کے لئے اس فعل سے اجتناب کرتا ہے۔ پس میں افسروں کو اور ماتحتوں کو اور مزارعین کو سب کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ

سچائی کو اپنا شیوہ بنائیں

اور لوگوں کے سامنے اپنا اچھا نمونہ پیش کریں۔ جو احمدیت کی تبلیغ میں ممد ہو۔ اور ایسا نمونہ نہ پیش کریں۔ جو احمدیت کی تبلیغ میں روک بنے۔ سچائی سے اگر شکست بھی ہو۔ تو وہ ہزار فتح سے بہتر ہے۔ اور وہ فتح جو جھوٹ سے حاصل ہو۔ وہ ہزار شکست کے برابر ہے۔ آج کل یہ بات لوگوں کے منہ پر عام ہے۔ کہ اس زمانہ میں جھوٹ کے بغیر گذارہ نہیں۔ یہ بات ان کی

بالکل غلط اور بے بنیاد

ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ ان لوگوں نے سچائی کے رستہ کو تلاش کرنے کی کوشش ہی نہیں کی اور جھوٹ کا رستہ چونکہ آسان ہے۔ اس لئے اسکی طرف مائل ہو گئے۔ اگر ہر ایک شخص عہد کرے کہ میں جھوٹ نہیں بولوں گا۔ اور جھوٹ سے حرام کمائی نہیں کروں گا اور جھوٹ کے تمام رستے اپنے اوپر بند رکھوں گا۔ تو وہ ضرور سچائی کے رستہ کی طرف قدم اٹھائے گا اور

سچائی کے رستہ کی تلاش

کرے گا۔ اور یہ قدرتی بات ہے۔ کہ جب انسان کسی چیز کی جستجو کرتا ہے۔ تو وہ چیز اسے مل جاتی ہے۔ یہ کہنا کہ جھوٹ کے بغیر گذارہ نہیں اس کے دوسرے معنے یہ ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ نے انسان کو جھوٹ بولنے پر مجبور کیا ہے۔ اور سچ کا رستہ انسان کے لئے بند کر دیا ہے۔ یہ خیال ان کی کم فہمی کی وجہ سے ہے۔ ورنہ اللہ تعالیٰ تو رب العالمین اور ارحم الراحمین ہے۔ اس نے انسانوں کے لئے سچ کا رستہ کھلا رکھا ہے لیکن جو شخص جھوٹ کے رستے کو پسند کرتا ہے۔ اس پر سچ کا دروازہ بند ہو جاتا ہے۔ پس یہ بات بالکل غلط ہے۔ کہ جھوٹ کے بغیر گذارہ نہیں۔ جو شخص سچائی سے اپنی روزی کمانے کا اللہ تعالیٰ سے عہد کرے۔ یہ ہو نہیں سکتا۔ کہ اللہ تعالیٰ اسے بھوکا رکھے۔ کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے منشا کے مطابق قدم اٹھاتا ہے۔ مشکلات تو ہر رستہ میں انسان کو پیش آتی رہتی ہیں۔ ہمارے سامنے اس کی مثال موجود ہے۔ کہ انسان سچائی سے ہی کامیابی حاصل کر سکتا ہے۔ پہلے مسلمان سچائی کا پابند ہونے کی وجہ سے دنیا بھر میں غالب آ گئے تھے۔ اور ہر حکومت ان کی ناراضگی سے ڈرتی تھی لیکن

آج مسلمان دنیا بھر میں غلام

ہیں۔ ہندو۔ سکھ۔ عیسائی۔ پارسی سب کے بوٹ ان کے سر پر ہیں۔ یہاں سندھ میں اکثریت مسلمانوں کی ہے۔ لیکن حکومت ہندوؤں کی ہے۔ صوبہ سرحد میں اکثریت مسلمانوں کی ہے۔ لیکن غلبہ ہندوؤں کا ہے۔ پنجاب میں اکثریت مسلمانوں کی ہے۔ مگر حکومت ہندوؤں کی ہے۔ آج مسلمان جھوٹے اور ڈرپوک ہیں۔ پہلے مسلمان بہادر تھے۔ وہ سچ اور راستبازی اور دیانتداری کے لئے اپنی جان دے دیتے تھے۔ لیکن ان چیزوں کو ہاتھ سے نہ جانے دیتے تھے جب کوئی مسلمان کہتا تھا۔ کہ میں مر جاؤں گا۔ تو لوگوں کو یقین ہو جاتا تھا۔ کہ یہ واقعہ میں مر جائے گا۔ اس لئے لوگ اس کے رستہ سے ہٹ جاتے تھے اور اس کا رستہ چھوڑ دیتے تھے۔ آج ہزاروں بلکہ لاکھوں مسلمان کہتے ہیں۔ کہ ہم مر جائیں گے۔ لیکن ان کی یہ آواز کوئی نتیجہ پیدا نہیں کرتی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ لوگ جانتے ہیں۔ کہ یہ جھوٹ بول رہے ہیں۔ پس سچ سے ہی کامیابی ہے۔ اور سچ سے ہی انسان کا رعب قائم رہتا ہے۔ اگر ہمارے افسروں اور ماتحتوں میں ہمارے مزارعوں اور کاشتکاروں میں سچائی کی وہ روح نہیں۔ جو ہم قائم کرنا چاہتے ہیں۔ تو میں انہیں بتا دیتا ہوں۔ کہ ان کو ابھی

حقیقی ایمان

نصیب نہیں۔ انسان دنیا کو دھوکا دے سکتا ہے۔ مگر خدا کو دھوکا نہیں دے سکتا۔ پس میں آج کے خطبہ میں تمام کارکنوں کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں۔ کہ ان میں اس قسم کی کمزوریاں نہیں ہونی چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے۔ کہ وہ آپ لوگوں کو ان سے بچنے کی توفیق دے۔ آمین۔

---

(۱) گورنمنٹ پالی ٹیکنک کراچی

۵۵-۷-۱ سے اس کا نیا سیشن شروع ہوگا۔ ڈپلومہ کورسز مندرجہ ذیل ہیں:۔

(1) Mechanical Technology (2) Electrical Technology (3) Radio and Electrics Technology

ہر ایک کا تین سال کا کورس ہے اور ہر ایک میں تیس امیدوار لئے جائیں گے۔ فیس /۴۵ روپے فی ٹرم (۹۰٪) سال تمام۔ فنڈ اوزار ۔/۱۰ روپے فی ٹرم۔ فنڈ طلبہ ۔/۵ روپے فی ٹرم۔

شرائط:۔ میٹرک۔ ۵۵-۸-۱ کو کم از کم ۱۵ سال عمر۔ داخلہ بذریعہ تحریری امتحان ہوگا جو میٹرک کے معیار پر ہوگا۔ امتحان ۵۵-۷-۴ کو ۹ تا ۱۱ بجے صبح فزکس ۳ تا ۴ بجے بعد دوپہر جنرل نالج
۵۵-۷-۵ ریاضی ۳ تا ۴ " " انگریزی

امیدواران بغرض امتحان گورنمنٹ ٹیکنیکل ہائی سکول ۷، جیکب لائنز کراچی میں حاضر ہوں۔ انٹرویو کے لئے ۵۵-۷-۱۵ کو انہیں مطلع کیا جائیگا۔ پراسپکٹس درخواست کے فارم رجسٹرار صاحب کراچی پالی ٹیکنک سندھ انڈسٹریل ٹریڈنگ اسٹیٹ کراچی ۱۲ سے طلب ہوں بعد تکمیل درخواست ۵۵-۶-۲۱ تک واپس ہو (ڈان ۵۵-۵-۲۳)

(۲) سرکاری خرچ پر جرمنی میں ٹریننگ کا موقعہ

پاکستان آرڈیننس فیکٹریوں کے لئے بطور چارج مین جرمنی میں ٹریننگ دلائی جائے گی۔ عرصہ ٹریننگ قریباً دو سال۔ جرمنی میں وظیفہ ۳۲۰ جرمن مارکس سالانہ۔ فیس امتحان و فیس تعلیم اس کے علاوہ۔ نیز کتب کے لئے ۳۰۰ مارکس سالانہ ۔/۵۰۰ روپے برائے تیاری پارچات۔ پاکستان سے جرمنی تک اور واپس سرکاری خرچ پر۔ دوران ابتدائی ٹریننگ سہ ماہ اندرون پاکستان یکصد روپیہ ماہوار الاؤنس

شرائط:۔ ڈپلومہ مکینیکل انجنیئرنگ (L.M.E) یا ایف ایس سی دو سالہ تجربہ انجنیئرنگ۔ عمر ۲۰ تا ۲۵۔ بعد ٹریننگ ۵ سال ملازمت لازم۔ درخواستیں سادہ کاغذ پر بمعہ ضروری کوائف مندرجہ تفصیل و بمعہ رسید خزانہ ۔/۸ روپے بنام

Director of Ordnance Factories 21 Victoria Barracks Rawalpindi

بصیغہ رجسٹری ۵۵-۶-۲۰ تک مطلوب۔ بطور چارج مین تنخواہ علاوہ الاؤنس ۲۰۰-۱۵-۳۲۰

(سول لاہور ۵۵-۶-۵) ناظر تعلیم و تربیت ربوہ

احباب محتاط رہیں

(۱) اس قسم کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں کہ ایک شخص (عمر ۴۲ سال) جو شیخ رحمت اللہ پسر شیخ عبدالعزیز صاحب کریانہ فروش ولد دین محمد مہاجر احمدی امرتسری ساکن چوک کمیٹی ڈسکہ ضلع سیالکوٹ بتاتا ہے خود کو احمدی ظاہر کرکے بعض احباب سے روپے حاصل کر لیتا ہے۔ لہذا احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس شخص سے محتاط رہیں۔ (ناظر امور عامہ)

(۲) ایک شخص جو اپنا نام محمد اسمٰعیل سیٹھ بمبئی والے ظاہر کرتا ہے۔ عمر ۶۰ سال۔ قد چھوٹا۔ سفید داڑھی۔ منہ میں دانت نہیں۔ پان بہت کھاتے ہیں۔ ان کے ساتھ ایک چھ سالہ بچہ اور نوجوان لڑکی ہے ٹنڈو الہ یار سندھ اور اس کی ملحقہ جماعتوں میں گھوم پھر کر لوگوں سے امداد وغیرہ حاصل کرتے ہیں۔ مقامی جماعت نے لکھا ہے کہ یہ شخص احمدی نہیں لہذا احباب محتاط رہیں۔

ناظر امور عامہ ربوہ

دفتر خزانہ ایام تعطیلات میں

باہر سے آنے والے احباب کی سہولت کیلئے دفتر خزانہ صدر انجمن احمدیہ نے یہ انتظام کیا ہے کہ ایام تعطیلات میں بھی دفتر ہذا ایک گھنٹہ کے لئے کھلا رہے تاکہ جو احباب باہر سے تشریف لائیں وہ رخصت کے دن بھی اپنی رقوم چندہ امانت خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کرا سکیں۔ اس لئے بذریعہ اعلان ہذا احباب مطلع کیا جاتا ہے کہ ایام تعطیلات میں دفتر ہذا بعد نماز جمعہ اور دوسری تعطیلات میں بعد نماز ظہر ایک گھنٹہ کے لئے کھلا کرے گا۔ احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔

افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ

جلسہ خدام

بروز جمعرات ۹ جون ۱۹۵۵ء کو بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں خدام الاحمدیہ ربوہ کا جلسہ ہو رہا ہے تمام خدام سے درخواست ہے کہ وہ مغرب کی نماز مسجد مبارک میں ادا کریں تاکہ جلسہ وقت پر شروع ہو سکے

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

چندہ جلسہ سالانہ ۱۹۵۵ء

جماعت احمدیہ کے قیام کے اغراض و مقاصد کو پورا کرنے کے لئے سالانہ جلسہ کا انعقاد بھی ایک اہم ذریعہ ہے اور اسے خود بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے شروع کیا تھا جوں جوں وقت گذرتا جاتا ہے جلسہ سالانہ کے فوائد زیادہ نمایاں اور زیادہ وسیع ہوتے جاتے ہیں۔ جماعت کے لئے مجموعی طور پر تزکیہ نفس حاصل کرنے۔ پچھلے سال کے کام کا جائزہ لینے اور آئندہ پروگرام کے متعلق واقفیت پیدا کرنے اور سب سے بڑھ کر امام وقت کے ارشادات سے بہرہ ور ہونے کا اس سے اچھا موقعہ اور کوئی نہیں ہوتا۔

اس جلسہ کے اخراجات کے لئے رقم فراہم کرنے کی خاطر بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایام مبارک سے ہی چندہ جلسہ سالانہ ایک علیحدہ اور مستقل چندہ کے طور پر جاری ہے جس کی شرح ہر دوست کی ماہوار آمد کا دس فی صدی ہے۔ گویا اگر کسی دوست کی آمد دو سو روپیہ ماہوار ہو تو اس کے ذمہ چندہ جلسہ سالانہ بیس روپے واجب الادا ہے۔ یہ چندہ جلسہ سالانہ تک باقساط بھی ادا کیا جا سکتا ہے۔ لیکن ہمارے ملک کے مخصوص حالات کی وجہ سے یہ ضروری ہوتا ہے کہ ابتدائی سال میں ہی اجناس اور دوسری اشیاء مثلاً ایندھن وغیرہ خرید لئے جائیں تا اخراجات میں کفایت رہے۔ یوں بھی جلسہ سالانہ کے قریب جاکر اس کی ادائیگی مشکل ہو جاتی ہے۔

اندریں حالات میں جماعت کے تمام احباب سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ ابھی سے چندہ جلسہ سالانہ کے جمع کرنے میں پورے خلوص اور توجہ سے لگ جائیں اور جتنی جلدی ہو سکے اتنی رقم فراہم کر دیں کہ اجناس اور دوسری اشیاء جن کے خریدنے کا اب موقعہ ہے۔ ان کے لئے وہ رقم کافی ہو سکے۔

یہ بھی یاد رہے کہ جلسہ سالانہ کا چندہ لازمی ہے۔ پس جس طرح چندہ عام اور حصہ آمد کے بقایاجات وصول کرنے ضروری ہیں اسی طرح جلسہ سالانہ کے بقایاجات کی وصولی کا بھی انتظام کیا جائے۔

ناظر بیت المال ربوہ

اعلان رشتہ

ایک معزز جٹ زمیندار خاندان کے ایک مخلص احمدی نوجوان کے لئے رشتہ کی ضرورت ہے لڑکا اکیس یا بائیس سال کا نہایت شریف الطبع خوبصورت نوجوان ہے اور نارووال شہر کے قریب موضع چندووال کلاں میں اپنا زمیندارہ کام کرتا ہے۔ خواہشمند احباب میرے ساتھ مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔ غلام نبی کلرک دفتر روزنامہ الفضل ربوہ

درخواستہائے دعا

(۱) خاکسار کے برادر نسبتی حمید اللہ صاحب ایم۔ اے کا امتحان دے رہے ہیں۔ احباب سلسلہ سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ انہیں اعلیٰ اور نمایاں کامیابی عطا فرمائے آمین محمد اسمٰعیل دیال گڑھی

(۲) برادرم مکرم منشی احمد حسین صاحب ہیڈ کاتب الفضل بعارضہ بخار سخت تکلیف میں ہیں احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے اور خادم دین بنائے آمین

(۳) میری بیوی کا اپریشن ہوگا۔ احباب کرام کامیاب اپریشن اور صحت کاملہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ حمید گگڑی ملتان

(۴) میرے والد صاحب عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ احباب جماعت اور درویشان قادیان دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میرے والد صاحب بزرگوار کو جلد مکمل صحت عطا فرمائے۔ آمین

بشریٰ حلیم زوجہ دختر منشی برکت اللہ خاں رائے ونڈ لاہور

پاکستانی قونصل خانے کا لوٹا ہوا سامان افغان گورنر کے گھر سے برآمد ہوا

پشاور ۷؍جون۔ انتہائی باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ جلال آباد میں پاکستانی قونصل خانے سے لوٹا ہوا فرنیچر اور دوسرا سامان مشرقی صوبہ کے گورنر عبید اللہ خاں دارو ک کے گھر سے برآمد کر لیا گیا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مسٹر داروک وزیر اعظم افغانستان سے اپنے اختلافات کی بنا پر حکومت کے معتوب ہو چکے ہیں۔ انہیں جلال آباد سے پاکستانی قونصل خانے پر حملے کے لئے قربانی کا بکرا بنایا گیا۔ اور پھر کابل تبدیل کر دیا گیا۔ ان کی جگہ مسٹر غلام فاروق کو مقرر کیا گیا ہے۔ جو شاہی خاندان کے فرد ہیں۔

کھوکھراپار کے راستے مہاجرین کی آمد

کراچی ۶؍جون گذشتہ چند ہفتوں سے کھوکھراپار کے راستے پاکستان میں پناہ گزینوں کی آمد میں غیر معمولی اضافہ ہو گیا ہے۔ پہلے ہر ہفتہ بارہ سو سے چودہ سو تک پناہ گزین پاکستان آیا کرتے تھے، لیکن اب یہ تعداد بے حد بڑھ گئی ہے، شمار و اعداد کے مطابق ۵؍جون کو کھوکھراپار کے راستے ۳۱۴۳ مہاجرین پاکستان آئے۔ ۱۵؍فروری ۱۹۵۰ء سے اب تک اس راستے پاکستان آنے والے مہاجرین کی تعداد ۶۶۷ ۵۶ ہزار تک پہنچ گئی ہے۔

مارشل ٹیٹو کی کامیابی کا اعتراف

لندن ۶؍جون۔ برطانوی وزارت خارجہ کے ایک نمائندے نے روس اور یوگوسلاویہ کے حالیہ مشترکہ اعلان پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے۔ کہ مارشل ٹیٹو نے روس کو اس نظریہ کے متعلق اپنا ہمخیال بنا کر کہ اشتراکیت کی مختلف اشکال کی ترقی ہر ملک کا ذاتی معاملہ ہے۔ ایک بہت بڑی کامیابی حاصل کی ہے۔ نمائندہ نے کہا ہے۔ کہ مشترکہ اعلان کی اقتصادی و معیشی شقوں کے بارے میں سردست کوئی رائے قائم کرنا پیش از وقت ہے۔

۱۴۸ سالہ خاتون کا انتقال

بونس ایرز ۷؍جون۔ دنیا کی معمر ترین عورت کارمن نوار نے کل اوسارلیو میں انتقال کر گئی ہے۔ وہ ایک ہفتہ تک اپنی ۱۴۸ویں سالگرہ منانے والی تھی۔ کارمن کے تصدیق نامہ بپتسمہ کے مطابق وہ ۱۳؍جون ۱۸۰۷ء میں پیدا ہوئی تھی۔

عرب ملکوں کا اجلاس بلایا جائے

وزیر اعظم لبنان کی تجویز

بیروت ۷؍جون۔ لبنان کے وزیر اعظم نے کرنل جمال عبد الناصر کے نام ایک خط میں تجویز پیش کی ہے کہ عرب ممالک کے باہمی اختلافات کو ختم کرنے کے لئے سارے عرب ملکوں کے وزرائے اعظم کا اجلاس بلایا جائے۔ تجویز میں اجلاس کے لئے کوئی تاریخ پیش نہیں کی گئی۔ وزیر اعظم لبنان نے لکھا ہے۔ کہ یہ اجلاس بیروت یا کسی دوسرے عرب ملک کے دار الحکومت میں طلب کیا جائے۔

روسی مشینری افغانستان پہنچ گئی

پشاور ۶؍جون، روس اور افغانستان کے نئے تجارتی معاہدہ کے تحت روس سے زراعتی مشینری کی پہلی کھیپ افغانستان پہنچ گئی ہے۔ مشینری نصب کرنے کے لئے روسی ماہرین بھی کافی تعداد میں کابل پہنچ گئے ہیں۔

ڈیزل آئل سے سرطان کا مرض پھیل رہا ہے

لندن ۷؍جون۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ برطانوی میڈیکل ایسوسی ایشن نے بسوں کے حکام کو متنبہ کیا ہے۔ کہ بسوں میں استعمال ہونے والے ڈیزل آئل سے پھیپھڑوں کے سرطان کا مرض دن بدن بڑھ رہا ہے۔ ایسوسی ایشن کے سالانہ اجلاس میں بتایا گیا ہے۔ کہ یہ مرض ڈیزل آئل سے پھیلتا ہے۔ اور جب سے بسوں میں ڈیزل آئل استعمال ہونا شروع ہوا ہے۔ اس مرض میں اضافہ ہو رہا ہے۔ ڈاکٹر بیلام نے اپنی تقریر میں بتایا۔ کہ بہت سے جہازی ملاح جو ڈیزل سے چلنے والے انجنوں میں کام کرتے ہیں۔ اس مرض کا شکار ہو چکے ہیں۔ یہ امر دلچسپی سے خالی نہیں۔ کہ امریکی ڈاکٹروں نے ایک اعلان میں کہا ہے۔ کہ برطانوی میڈیکل ایسوسی ایشن کی ہر رپورٹ غلط حقائق پر مبنی ہے۔ اور بتایا ہے۔ کہ اس سرطان کی اصل ڈیزل آئل کی بجائے سگرٹ ہیں۔

سابقون الاولون کی انیس سالہ کتاب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں

(از مکرم وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

صوبہ سرحد کے ایک مخلص اور فدائے سلسلہ دوست جو تحریک جدید میں خود اور ان کی اہلیہ صاحبہ شامل ہیں۔ اور وہ شاندار قربانی کرتے آرہے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے پہلے سال -/۲۰۰ روپیہ دیا تھا۔ اور دسویں سال دو ہزار اور انیسویں سال چھبیس سو روپیہ وہ اپنا ایک رویاء اس طرح لکھتے ہیں:

" اخبار ۲۲؍مئی میں آپ کا نوٹ دور اول کے سابقون الاولون کا شاندار مستقبل" پڑھ رہا تھا۔ کہ فوراً مجھے ایک رؤیا یاد آیا۔ جو میں نے کسی وقت قبل دیکھا تھا۔"

" میں نے دیکھا۔ کہ ایک مکان میں ہوں۔ اور وہاں کوئی آکر مجھے کہتا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم باہر تشریف لے آئے ہیں۔ اور ان کے پاس ایک کتاب ہے۔ جس میں مومنوں کے نام درج ہیں۔ ساتھ اس کے یہ بھی اس نے کہا۔ کہ اس عاجز (راقم) کا نام بھی اس میں درج ہے۔"

اس رویاء کے بعد میں نے اخبار میں پڑھا۔ کہ ایک کتاب شائع کی جائے گی۔ جس میں ان سب کے نام درج ہوں گے۔ جنہوں نے مسلسل انیس سال سے تحریک جدید میں چندہ ادا کیا ہو۔"

" اس پر مجھے اپنا رویا یاد آیا۔ کہ جو کتاب حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ساتھ لے آئے تھے۔ اور جس میں خاکسار کا نام بھی درج تھا وہ وہی کتاب ہے۔ جس میں ان سب کے نام درج کئے جائیں گے۔ جنہوں نے مسلسل انیس سال تحریک جدید میں چندہ ادا کیا ہو۔"

یہ محترم بزرگ ۱۹۴۶ء میں اپنی ملازمت سے ریٹائر ہو چکے تھے۔ مگر انہوں نے باوجود کمی آمد کے اللہ تعالے کی راہ میں خرچ کرنے والے مال میں کمی نہ کی۔ بلکہ ۱۹۴۶ء کے بعد بھی انیسویں سال تک اسی طرح اپنی اور اپنی اہلیہ کی طرف سے ادا کرتے آرہے ہیں۔ جس طرح ملازمت میں شاندار اضافہ سے دیتے آرہے تھے۔ یہ نوٹ ان کے لئے شائع کیا جانا مناسب ہے۔ جو پنشن پانے سے اپنے چندہ میں کمی کرتے ہیں۔ جو احباب کمی کر چکے ہیں وہ اگر چاہتے ہیں کہ ان کا نام قواعد کے مطابق کمی کرنے کی وجہ سے صف دوم میں آتا ہے۔ لیکن وہ صف اول میں آنا چاہتے ہوں۔ تو اب گذشتہ سالوں کی کمی کا ازالہ کرلیں۔ بعض احباب نے ایسا کیا ہے۔ سابقون الاولون کو یہ یاد رہنا چاہیئے۔ کہ حضور ایدہ اللہ تعالے نے شروع تحریک میں یہ فرما چکے ہیں۔

تحریک جدید کی اہمیت: " میرے ذہن میں یہ تحریک بالکل نہ تھی۔ اچانک میرے دل میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ تحریک نازل ہوئی۔ پس بغیر اس کے کہ میں کسی قسم کی غلط بیانی کروں۔ میں کہہ سکتا ہوں کہ

تحریک جدید خدا نے جاری کی"

" میرے ذہن میں یہ تحریک پہلے نہ تھی۔ میں بالکل خالی الذہن تھا۔ [illegible] یہ میری تحریک نہیں خدا تعالےٰ کی نازل کردہ تحریک ہے۔"

" اس کے علاوہ بیسیوں رویا و کشوف اور الہامات اس تحریک کے بابرکت ہونے کے متعلق لوگوں کو ہوئے ہیں۔ بعض کو رویا میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ [illegible] تحریک بابرکت ہے۔ بعض کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے [illegible] کہ یہ تحریک بابرکت ہے۔ اور بعض کو [illegible] کہ یہ تحریک نہایت بابرکت ہے۔ [illegible] تحریک ہے۔ جس کے بابرکت ہونے کے متعلق [illegible] رویا و کشوف اور الہامات کی شہادت موجود ہے"

" اس کے علاوہ [illegible] واقعات اس کشف سے بہت حد تک [illegible] ملتے ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے [illegible] میں دیکھا اور جس میں بتایا گیا تھا۔ کہ آپ کو ایک چھڑا ذبح کیا ہوا دیا جائیگا۔ چنانچہ شروع سے اس کی تعداد ایک چھڑا کے گرد چکر لگا رہی ہے [illegible] رؤیا یہ ہے۔"

" حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک شخص سے کہا۔ کہ مجھے ایک لاکھ فوج کی ضرورت ہے۔ اس نے کہا ایک لاکھ تو نہیں مگر پانچ ہزار سپاہی دیا جا سکتا ہے۔ تب آپ [illegible] ہیں۔ میں نے کہا کہ پانچ ہزار تھوڑے ہیں۔ پر اگر خدا چاہے تو تھوڑے بہتوں پر فتح پا سکتے ہیں۔"

[illegible] اول کے سابقون الاولون کا خطاب پانے والے اپنے اس خوش بخت مستقبل پر جس قدر حمد الٰہی کے گیت گائیں۔ اور جس قدر [illegible] شکرانے مالک کے حضور کریں۔ تھوڑے ہیں [illegible] دعائیں ترغیب ترغیب کہ قبیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لئے متواتر کرتے کم ہیں۔ کیونکہ یہ سعادت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی قیادت میں ہی نصیب ہوئی ہے۔

ایں سعادت بزور بازو نیست تانہ بخشد خدائے بخشندہ

وہ ریس میں یہ اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ جن دوستوں کے ذمہ تحریک جدید کے گذشتہ سالوں میں سے ایک یا ایک سے زیادہ سالوں کا چندہ تحریک جدید واجب ہے وہ اپنے وعدوں کو جلد پورا کریں۔ اگر وہ اپنے وعدوں کو پورا نہیں کر سکتے تو [illegible] معافی لے لیں۔ یا اپنے نام [illegible] سے کٹوالیں۔ [illegible] ہوں۔ ورنہ صحیح لسٹ کے مرتب [illegible] احباب اس پر خاص [illegible]

خدا تعالیٰ

کہنے میں بڑی برکات ہیں! اس لئے احباب ہمیشہ اللہ تعالیٰ نام ادب سے لیا کریں!

تعلیم الاسلام کالج ربوہ

فرسٹ ایئر نئے سال کا داخلہ آرٹس میڈیکل اور نان میڈیکل ۱۴ جون ۵۵ء سے شروع ہوگا۔ سائنس مضامین میں محدود گنجائش ہے۔ کالج کی فضا مذہبی تعصب سے صاف ہے طلبا کی تعلیمی اور اخلاقی بہبودی میں ذاتی دلچسپی لی جاتی ہے۔ اور فیس کی مراعات اور دیگر وظائف کے لئے تعلیمی حسن کارگردگی کو مدنظر دیکھا جاتا ہے۔ کالج میں بہترین سٹاف اور سائنس لیبارٹریز اور آرام دہ ہوسٹل موجود ہے۔ پراسپکٹس دفتر سے حاصل کریں!

مرزا ناصر احمد ایم۔ اے۔ آکسن۔ پرنسپل

قبر کے عذاب سے بچو!

کارڈ آنے پہ مفت

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

الفضل میں اشتہار

دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

مکان کرایہ کے لئے خالی

تین کمرے ۔ [illegible] باورچی خانہ ۔ دو برآمدے اور صحن کرایہ [illegible] روپے ماہوار ۔ متصل [illegible] ربوہ ۔

[illegible] معلومات [illegible] کرنے کے لئے [illegible] کے بعد [illegible] روزنامہ الفضل ربوہ [illegible]

پیرامونٹ ہیر آئل گرتے بالوں کو روکتا ہے

ملنے کا پتہ پیرامونٹ پرفیومری ورکس سیالکوٹ شہر

تریاق دل

ایسی مجرب دوا جس کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ خطبہ جمعہ میں تعریف فرما چکے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اس [illegible] اپنے مریضوں تک۔ جو اس مرض میں مبتلا ہوں پہنچا کر خلق خدا کو فائدہ [illegible] تا خدا تعالیٰ انہیں اس [illegible] (قیمت [illegible] مکمل کورس [illegible] روپے)

دواخانہ خدمت خلق ربوہ

ضرورت رشتہ

ایک احمدی [illegible] خاندان کے ایک [illegible] سالہ نوجوان کے لئے جس کی [illegible] مستقل ماہوار آمدنی [illegible] روپیہ ہے۔ اور مستقل رہائش باجازت نظارت امور عامہ ربوہ کراچی میں ہے رشتہ درکار ہے۔ لڑکی زمیندار اور تعلیم یافتہ ہو

م۔ الف معرفت احمد برادرز سانگلاہل ضلع شیخوپورہ

موتی سرمہ

خارش۔ ککرے۔ جالا۔ پھولا۔ پڑبال۔ دھند غبار۔ پلکیں گرنے کے لئے اکسیر ہے

قیمت فی شیشی ایک روپیہ [illegible]

نو [illegible] کل فارمیسی ۳ دیال سنگھ مینشن مال روڈ لاہور

الفضل کا خطبہ نمبر خود بھی منگوائیں اور اپنے ملنے جلنے والوں کے نام بھی جاری کرائیں!

قیمت صرف پانچ روپے۔ (مینیجر روزنامہ الفضل لاہور)

شیشہ زیورات

[illegible] احباب سونا چاندی [illegible] کے [illegible] زیورات [illegible] وقت پر تیار کرانے [illegible] دکان کی خدمات حاصل کریں [illegible] سرٹیفکیٹ جن میں سے چند ایک [illegible] (۱) جناب ڈاکٹر [illegible] صاحب [illegible] لاہور (۲) جناب [illegible] صاحب ایم اے پروفیسر [illegible] کالج ڈیرہ غازی خاں (۳) ڈاکٹر [illegible] صاحب ایم۔ بی۔ بی۔ ایس [illegible] کے [illegible] ہوگا۔

المشتہر عزیز الدین احمد اینڈ سنز [illegible] زرگران اندرون موچی گیٹ چوک [illegible] لاہور

شربت شیراز

موسم گرما کا بے نظیر تحفہ جس کا ایک قطرہ آب حیات کا کام کرتا ہے۔ جو قیمتی اجزا روح کیوڑہ۔ روح گلاب روح بید مشک۔ کہرباء وغیرہ ڈال کر تیار کیا گیا ہے۔ شربت پیاس اور گرمی کو دور کر کے دل کو طاقت۔ دماغ کو فرحت اور تسکین دیتا ہے

تیار کردہ امپیریل کیمیکل کمپنی ربوہ

فاؤنٹین پن

ہر قسم کے قیمتی فاؤنٹین پن جس کی مرمت کا سب [illegible] سے انکار ہو چکا ہو ہمارے ہاں مرمت کر کے تیار کئے جاتے ہیں۔ نئے فاؤنٹین پن ہر قسم کی [illegible] پنسل کی نبیں [illegible] ہر قسم کی ڈبیاں منگوانے کے واسطے فاؤنٹین پن ورکشاپ نیلہ گنبد لاہور قائم شدہ ۱۸۹۹ء سے خط و کتابت کریں

شیخ محمد اکرام صاحب والی قادیان

کی قدیمی دوکان غلہ منڈی ربوہ سے خالص گھی۔ عمدہ آٹا اور چاول وغیرہ خرید فرمائیں!

شیخ قدرت اللہ

ہمارے مشتہرین سے خط و کتابت کرتے وقت الفضل کا حوالہ ضرور دیا کریں

(مینیجر الفضل)

الفضل کے مشتہرین سے کوئی معاملہ کرتے وقت احباب ہر طرح اپنی تسلی خود کر لیا کریں!

(مینیجر)

حب اطہر

اسقاط حمل کا مجرب علاج، فی تولہ ڈیڑھ روپیہ ۱/۸ ۔ مکمل خوراک گیارہ تولہ پونے چودہ روپے ۱۳/۱۲ ۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ